تصریحات

گذشتہ شمارہ میں ہم نے وعدہ کیا تھا۔ کہ ترجمان الحدیث کی مارچ کی اشاعت میں ہم مرزا غلام احمد کے دعاوی ان کے عقائد ان کے نظریات کا خلاصہ پیش کر کے اس پر علمائے اہلحدیث نے جو کام کیا ہے۔ اس کی تفصیلات کا ملخص پیش کریں گے۔ اس شمارہ کی بیش تر تصریحات اسی عنوان سے حاضرِ خدمت ہیں

تصریحات کے مختصر صفحات میں قادیانیت اور امت مرزائیہ کے تمام عقائد و نظریات ان کے افکار و خیالات ان کے فکر و نظر اور مکمل معتقدات کا احاطہ تو بہت دشوار ہے۔ البتہ مرزا غلام احمد اور ان کی امت مرزائیہ کے دعاوی، اعتقادات، نظریات، فکر و نظر کا ایک ہلکا پھلکا ملخص پیش کیا جا رہا ہے اور یہ سب کچھ مرزا صاحب کے الفاظ میں ہی پیش کیا جا رہا ہے۔ تاکہ بات کو سمجھنے میں آسانی رہے۔ چنانچہ مرزا غلام احمد لکھتا ہے۔

(۱) وہ مسیح موعود جو آخری زمانہ کا مجدد ہے۔ وہ میں ہوں۔ (حقیقۃ الوحی ص۱۹۴)

(۲) اے عزیزو اس شخص (مرزا) مسیح موعود کو تم نے دیکھ لیا جس کو دیکھنے کے لیئے بہت سے پیغمبروں نے خواہش کی۔ (اربعین ص۱۴)

(۳) خدا، رسول تمام نبیوں نے آخری زمانہ کے مسیح موعود (مرزا) کو (مسیح ابنِ مریم) سے افضل قرار دیا ہے، یہ شیطانی وسوسہ ہے۔ کہ یہ کہا جائے کہ تم مسیح ابن مریم سے اپنے تائیں افضل قرار دیتے ہو، (حقیقۃ الوحی ص۱۵۵)

(۴) ابنِ مریم کے ذکر کو چھوڑو۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے۔ (حقیقۃ الوحی ص۹۴)

(۵) اینک منم کہ حسب بشارت آمدم، عیسیٰ کجا است تا بنہد پا بمنبرم (ازالہ اوہام طبعِ اوّل ص۱۵۸ وطبع سوم ص۶۷)

(۶) سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔ (دافع البلاء ص۱۱)

(۷) ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔ (اخبار بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

۸ آدم نیز احمد مختار ، در برم جامہ ہمہ ابرار
آنچہ داد است ہر نبی را جام ، داد آں جام را مرا بتمام (نزول مسیح ص۹۹)
منم مسیح زماں و منم کلیم خدا ، منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد (تریاق القلوب ص۳)

۹ خدا تعالیٰ نے اور اس کے رسول پاک نے مسیح موعود کا نام نبی اور رسول رکھا ہے۔ اور تمام نبیوں نے اس (مرزا) کی تعریف کی ہے۔ (نزول المسیح ص۴۱)

۱۰ میں وہی ہوں جس کا سارے نبیوں کی زبان پر وعدہ ہوا تھا۔ (فتاویٰ احمدیہ ص۱۵ جلد ۱)

۱۱ پس اس (خدا تعالیٰ) نے مجھے پیدا کر کے ہر ایک گذشتہ نبی سے مجھے تشبیہ دی کہ میرا نام وہی رکھ دیا چنانچہ آدم، ابراہیم، نوح، موسیٰ، داؤد، سلیمان، یوسف، یحییٰ، عیسیٰ، وغیرہ یہ تمام نام میرے رکھے گئے اس صورت میں گویا تمام انبیاء اس امت میں دوبارہ پیدا ہو گئے۔ (ص۷۲ حاشیہ نزول المسیح)

۱۲ خدا کے نزدیک اس (مرزا) کا ظہور مصطفےٰ کا ظہور مانا گیا ہے۔ (مفہوم خطبہ الہامیہ ص۲۰۰)

۱۳ جو شخص میں اور نبی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں فرق کرتا ہے۔ اس نے مجھے نہیں جانا اور نہیں پہچانا۔ (خطبہ الہامیہ ص۱۷۱)

۱۴ اس (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کے لیئے چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا۔ اور میرے لیئے چاند اور سورج دونوں کا۔ اب کیا تو انکار کرے گا۔ (اعجاز احمدی ص۷۱)

۱۵ غلبہ کاملہ (دینِ اسلام) کا آنحضرت کے زمانے میں ظہور میں نہیں آیا۔ یہ غلبہ مسیح موعود (مرزا) کے وقت ظہور میں آئے گا۔ (ملخصاً بلفظہ ص۸۳-۸۲ چشمہ معرفت)

۱۶ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تین ہزار معجزات (ص۴۲ تحفہ گولڑہ) مگر مرزا کے دس لاکھ نشان (ص۴۱ تذکرۃ الشہادتین)

۱۷ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت دین کی حالت پہلی شب کے چاند کی طرح تھی۔ مگر مرزا کے وقت چودھویں رات کے بدر کامل جیسی ہوگی۔ (خطبہ الہامیہ، مفہوم ص۱۷۸/۲۰۱)

۱۸ جو کوئی میری جماعت میں داخل ہو گیا۔ وہ صحابہ میں داخل ہو گیا۔ (خطبہ الہامیہ ص۱۷۱)

۱۹ صدہا نبیوں کی نسبت ہمارے معجزات اور پیش گوئیاں سبقت لے گئی ہیں (ص۲۹۳ ریویو جلد اوّل)

۲۰ خدا نے اس بات کے ثابت کرنے کے لیئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر تقسیم کیئے جائیں، تو ان کی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔ (ص۳۱۷ چشمہ معرفت)

۲۱ اعلموا ان فضل اللہ معی وان روح اللہ ینطق فی نفسی ۔ (ص۱۲۶ انجام آتھم)

ترجمہ: جان لو کہ اللہ کا فضل میرے ساتھ ہے۔ اور اللہ کی روح میرے نفس میں بولتی ہے۔

مرزا صاحب اپنے نہ ماننے والے مسلمانوں کے بارے میں فرماتے ہیں۔ کل مسلم یقبلنی ویصدق دعوتی الا ذریۃ البغایا۔ آئینہ کمالات اسلام ص۵۴۸

ترجمہ: کل مسلمانوں نے مجھے مان لیا ہے۔ اور تصدیق کی ہے۔ مگر کنجریوں کی اولاد نے مجھے نہیں مانا دوسری جگہ ملاحظہ فرمائیں۔

اذیتنی خبثا فلست بصادق

ان لم تمت بالخزی یابن بغائی (انجام آتھم ص۲۸۲)

مرا بخباثت خودی ایذا دادی پس من صادق نیستم، اگر تو اے نسل بدکاراں بذلت نمیری۔

سعد اللہ تو نے مجھے اپنی خباثت سے دکھ دیا بس میں صادق نہ ہوں گا۔ اگر تو ذلت کی موت نہ مرے اے کنجری کے بیٹے۔

قادیانی شیریں زبان ملاحظہ ہو سعد اللہ حرامزادہ ہے۔ (الفضل ۲۲ جولائی ۱۹۳۲ء)

مرزا صاحب کی شیریں بیانی ملاحظہ کیجیے۔ اگر عبداللہ آتھم قسم نہ کھائے یا قسم کی سزا میعاد کے اندر نہ دیکھے تو ہم سچے اور ہمارے الہام سچے۔ پھر بھی اگر کوئی تحکم سے ہماری تکذیب کرے اور اس میعاد کی طرف متوجہ نہ ہو تو بے شک وہ ولد الحلال اور نیک زادہ نہیں ہوگا۔ اب جو شخص زبان درازی سے باز نہیں آئے گا۔ اور ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا۔ تو صاف سمجھا جاوے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے حرام زادہ کی یہی نشانی ہے۔ کہ سیدھی راہ اختیار نہ کرے۔ ص۳۰ انوار الاسلام

آریوں کو یوں مخاطب کر کے لکھتے ہیں:

کہ ایسے ایسے حرام زادے جو سعلہ طبع دشمن ہیں، (رسالہ آریہ درھم ص۵۷)

مرزا کی فصاحت و بلاغت کا نمونہ ملاحظہ کیجیے۔

میرے دشمن جنگلوں کے سئور اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ کر ہیں۔ (رسالہ نجم الہدیٰ ص۱۰ مصنفہ مرزا صاحب)

مرزا صاحب نے علماء امت کو جو فصیح و بلیغ گالیاں دیں۔ ان کو بھی ملاحظہ فرمائیں۔

شیخ الکل فی الکل حضرت میاں نذیر حسین محدث دہلوی کے بارے میں لکھتا ہے۔ مخبوط الحواس نذیر حسین۔ (ص۳۰ استفتاء)

نالائق (ص ٣٠ انجام آتھم)

نذیر حسین کے دجالانہ فتوی (انجام آتھم ص ٢٥)

مات ضالا ھائماً "مواہب الرحمن ص ١٢٧" مر گیا گمراہی میں حیران ہو کر

شیخ الاسلام مولینا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں لکھا۔

ابوجہل، کفن فروش، کتا، ابن ہوا، غدار، کتے مردار خوار، (اعجاز احمدی حقیقۃ الوحی، حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم)

حضرت مولینا محمد حسین بٹالوی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں مرزا صاحب نے یوں خبثِ باطن نکالا۔

"یا شیخ ارض الخبیث، ارض بطالہ، اے شیخ زمینِ پلید، زمینِ بطالت، فرعون، بدبخت دین فروش، آئندہ اس کی گندی اور ناپاک تحریروں کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اس شیخ بے ادب، تیز مزاج، پلید، بے حیا، سفلہ گندی کاروائی، گندے اخلاق، نفرتی اور ناپاک شیوہ، ژاژ خواہ، بیہودہ" (انجام آتھم، استفتاء، ضیاء الحق، تریاق القلوب)

مولوی سعد اللہ کے بارے میں مرزا صاحب کی گوہر افشانی کتنی شیریں ہے۔

"ہندو زادہ کمبخت، بدبخت، دین فروش، شیطان فطرت، نادان عدوِ دین، لیئم، فاسق شیطان، ملعون، نطفہ سفہاء، خبیث، مفسد، مزوّر، منحوس، مردار، عدو اللہ، کنجری کا بیٹا، (ضیاء الحق، انوار الاسلام، انجام آتھم، اشتہار انعامی)

پیر مہر علی شاہ گولڑوی کے بارے میں مرزا صاحب کی زبان ملاحظہ کیجیئے، اور داد دیجیئے میرے مقابل بیٹھ جاتے تا دروغ گو بے حیا کا منہ ایک ہی ساتھ میں سیاہ ہو جاتا، ان لعنتوں کو کیوں ہضم کر لیا، جو درحالتِ سکوت ہماری طرف سے آپ کی نذر ہوئیں، یہ گو کھانا ہے۔ اے جاہل، بے حیا، خبیث طبع، نجاست پیر صاحب کے منہ میں کھلائی، کذاب دروغ گو، مزوّر خبیث بچھو کی طرح نیش زن، اے گولڑ کی زمین تجھ پر خدا کی لعنت تو ملعون کے سبب ملعون ہو گئی، فرمایا کمینہ، گمراہی کے شیخ، دیو بدبخت، نزول المسیح،

شیعہ عالم مولوی علی الحائری لاہوری کو یوں مرزا صاحب مخاطب کرتا ہے،

جاہل نر، حسین کی عبادت کرنے والا، دیو، کھوئی آنکھ والا ایک چشم، خبردار شیخِ ضال، نخفیہ (اعجاز احمدی، تبلیغ رسالت جلد ٦)

صحابہ کرام رضوان اللہ کو یوں گالیاں دیتا ہے۔

"بعض نادان صحابی، ابوہریرہ غبی تھا، درائت اچھی نہیں رکھتا تھا بعض ایک دو کم سمجھ صحابہ جن کی درائت عمدہ نہ تھی، ابوہریرہ فہمِ قرآن میں ناقص ہے، اس کی درائت پر محدثین کو اعتراض ہے۔

ابوہریرہ میں نقل کرنے کا مادہ تھا۔ اور درائت اور فہم سے بہت ہی کم حصہ رکھتا تھا۔ (اعجاز احمدی، ضمیمہ نصرۃ الحق،)

مولانا عبدالحق غزنوی مرحوم کے بارے میں مرزا صاحب کی شیریں مقالی کا نمونہ دیکھئے۔

بھائی مرا اس کی بیوی کو اپنی طرف گھسیٹ لیا، واہ رے شیخ چلی کے بھائی۔ مرا ے شیطان کے بندے موسوم بہ عبدالحق، اگر عبدالحق میری فتح کا قائل نہ ہوا تو اس کو ولدالحرام بننے کا شوق ہے۔

(انوار الاسلام، ضمیمہ انجام آتھم، تحفہ غزنویہ)

علماء امت کو مرزا صاحب یوں خراجِ تحسین پیش کرتا ہے۔

بدبخت مفتریو، نہ معلوم یہ وحشی فرقہ شرم و حیاء سے کیوں کام نہیں لیتا۔

مخالف مولویوں کا منہ کالا۔ (انجام آتھم)

اے بد ذات فرقہ مولویاں۔ (حاشیہ انجام آتھم)

نالائق مولوی، نفاق زدہ یہودی سیرت (حاشیہ انجام آتھم)

بعض خبیث طبع مولوی جو یہودیت کا خمیر اپنے اندر رکھتے ہیں،

دنیا میں سب جانداروں سے زیادہ پلید خنزیر ہے۔ مگر خنزیر سے زیادہ پلید وہ لوگ ہیں۔ اے مردار خور مولویو، اور گندی روحو، (صہ۲۱ ضمیمہ انجام آتھم)

یک چشم مولوی۔ (صہ۴ ضمیمہ انجام آتھم)

بعض مولوی دنیا کے کتے ہیں۔ (صہ۴ استفتاء)

کم بخت متعصب، پلید طبع، یہودی صفت، (سراج منیر)

شریر کتوں کی طرح دنیا پرست، فطری بدذات، سیاہ دل اے شریر مولویو اور ان کے چیلو ان غزنی کے ناپاک سکھو، بے ایمانو، نیم عیسائیو، دجال کے ہمرائیو (سراج منیر، تبلیغ رسالت، جلد نمبر ۴، تریاق، ضمیمہ انجام آتھم، اشتہار انعامی، ضیاء الحق،)

خدائی کے دعوے

مرزا غلام احمد قادیانی نے خدا کے دعوے یوں کیے ہیں ملاحظہ فرمائیں

(۱) خدا کی مانند (حاشیہ اربعین ص۳)
(۲) میں نے خواب میں دیکھا کہ میں خدا ہوں، میں نے یقین کر لیا کہ میں وہی ہوں (آئینہ کمالات ص۵۶۵)
(۳) یوم یاتی ربک فی ظلل من الغمام ـــــ اس دن بادلوں میں تیرا خدا آئے گا۔ یعنی انسانی مظہر (مرزا) کے ذریعے اپنا جلال ظاہر کرے گا۔ (حقیقۃ الوحی ص۱۴۷)
(۴) اَنْتَ مِنِّی بِمَنْزِلَۃِ اَوْلَادِیْ اے مرزا تو مجھ سے میری اولاد جیسا ہے (۲۲ اربعین حاشیہ ۴)
(۵) خدا نکلنے کو ہے۔ انت منی بمنزلۃ بروزی تو مجھ سے ایسا ہے، جیسا کہ میں ظاہر ہو گیا ہوں۔ ( )
(۶) اعطیت صفۃ الافناء والاحیاء من رب الفعال۔
مجھے خدا کی طرف سے مارنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی ہے۔ (خطبہ الہامیہ ص۲۲)
(۷) اَنْتَ مِنِّی بِمَنْزِلَۃِ توحیدی وتفریدی تو مجھ سے میری توحید ہے۔ مانند ہے۔ (تذکرہ الشہادتین ص۲)
(۸) انما امرک اذا اردت شیئاً ان تقول لہ کن فیکون
یعنی اے مرزا تیری یہ شان ہے کہ تو جس چیز کو کن کہہ دے۔ وہ فوراً ہو جاتی ہے (حقیقۃ الوحی ص۱۰۵)

قادنی عقائد

مسلمانوں سے قطع تعلق کے بارے میں مرزا صاحب نے لکھا۔
(۱) تمہیں دوسرے فرقوں کو جو دعویٰ اسلام کرتے ہیں بکلی ترک کرنا پڑے گا۔ (حاشیہ تحفہ گولڑویہ ص۲۷)
(۲) غیر احمدیوں سے دینی امور میں الگ رہو۔ (نہج المصلی ص۳۸۲)
(۳) مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء کو خان محمد عجب خان آف زیدہ کے استفتار پر کہ بعض اوقات ایسے لوگوں سے ملنے کا اتفاق ہوتا ہے۔ جو اس سلسلہ سے اجنبی اور ناواقف ہوتے ہیں، ان کے پیچھے نماز پڑھ لیا کریں۔ یا نہیں، (فتاویٰ احمدیہ ص۱۹)
مرزا نے جواب میں اول تو کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں لوگ واقف نہ ہوں۔ تو ان کے سامنے اپنے سلسلہ کو پیش کر کے دیکھ لیا۔ اگر تصدیق کریں تو ان کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو۔ ورنہ ہرگز نہیں اکیلے پڑھ لو۔ خدا تعالیٰ اس وقت چاہتا ہے۔ کہ ایک جماعت تیار کرے۔ پھر جان بوجھ کر ان لوگوں میں گھسنا جن سے وہ الگ کرنا چاہتا ہے۔ منشا الٰہی کی مخالفت ہے (فتویٰ احمدیہ ص۱۹)

(۴) تمام اہلِ اسلام کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ سوم یہ کہ کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے۔ خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سُنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں، میں تسلیم کرتا ہوں کہ یہ میرے عقائد ہیں۔ (آئینہ صداقت مرزا محمود ص۳۵)

(۵) مسلمانوں کی اقتدا میں نماز حرام ہے۔ خدا تعالیٰ یہ چاہتا ہے۔ کہ ایک جماعت تیار کرے۔ پھر جان بوجھ کر ان لوگوں میں گھُسنا جن سے وہ الگ کرنا چاہتا ہے۔ منشا الٰہی کی مخالفت ہے۔ میں تم کو بتاکید منع کرتا ہوں کہ غیر احمدی کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔ (الحکم ۷ فروری ۱۹۰۳ء)

یاد رکھو کہ جیسے خدا نے مجھے اطلاع دی ہے۔ تمہارے پر حرام اور قطعی حرام کہ کسی مکفر و مکذّب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔ (حاشیہ تحفہ گولڑویہ ص۲۷)

(۶) کسی مسلمان کے پیچھے نماز جائز نہیں، ہمارا یہ فرض ہے۔ کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں۔ اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔ کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کے ایک نبی (مرزا غلام احمد) کے منکر ہیں۔ یہ دین کا معاملہ ہے، اس میں کسی کا اختیار نہیں کہ کچھ کر سکے۔ (انوارِ خلافت ص۹۰ مصنف مرزا محمود)

باہر سے لوگ بار بار پوچھتے ہیں میں کہتا ہوں کہ تم جتنی دفعہ بھی پوچھو گے۔ اتنی دفعہ میں یہی کہوں گا کہ غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھنی جائز نہیں، جائز نہیں، جائز نہیں (انوارِ خلافت ص۸۹)

(۷) مسلمانوں سے رشتہ ناطہ حرام ـــــــ قادیانی خلیفہ دوم مرزا محمود لکھتا ہے۔ کہ میرے باپ سے ایک شخص نے بار بار پوچھا۔ اور کئی قسم کی مجبوریوں کو پیش کیا۔ لیکن آپ نے اس کو یہی فرمایا۔ کہ لڑکی بٹھائے رکھو۔ لیکن غیر احمدیوں میں نہ دو۔ آپ کی وفات کے بعد اس نے غیر احمدیوں میں لڑکی دے دی۔ تو حضرت خلیفہ اوّل نے اس کو احمدیوں کی امامت سے ہٹا دیا۔ اور جماعت سے خارج کردیا اور اپنی چھ سالہ خلافت میں اس کی توبہ قبول نہ کی۔ حالانکہ وہ بار بار توبہ کرتا رہا۔ (انوارِ خلافت ص۹۴)

غیر احمدیوں کو لڑکی دینے سے بڑا نقصان پہنچتا ہے۔ اور علاوہ اس کے وہ نکاح جائز ہی نہیں لڑکیاں چونکہ طبعاً کمزور ہوتی ہیں۔ اس لیے وہ جس گھر میں بیاہی جاتی ہیں۔ اس کے خیالات و اعتقادات کو اختیار کر لیتی ہیں۔ اور اپنے دین کو تباہ کر لیتی ہیں۔ (برکاتِ خلافت ص۲۷)

حضرت مسیح موعود کا حکم اور زبردست حکم ہے۔ کہ کوئی احمدی غیر احمدی کو لڑکی نہ دے۔

(برکات خلافت ص۷۵)

جو شخص غیر احمدی کو رشتہ دیتا ہے۔ وہ یقیناً مسیح موعود کو نہیں سمجھتا اور نہ یہ جانتا ہے۔ کہ احمدیت کیا چیز ہے۔ کیا کوئی غیر احمدیوں میں ایسا بے دین ہے۔ جو کسی ہندو یا عیسائی کو اپنی لڑکی

دے۔ ان لوگوں کو تم کافر کہتے ہو۔ مگر تم سے اچھے رہے کہ کافر ہو کر کسی کافر کو لڑکی نہیں دیتے۔ مگر تم احمدی کہلا کر کافر کو دیتے ہو۔　　(ملائکہ اللہ صہ ۴۶)

(۸) کسی مسلمان کا جنازہ مت پڑھو۔ قرآن شریف سے تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایسا شخص جو بظاہر اسلام لے آیا ہے یقینی طور پر اس کے دل کا کفر معلوم ہو گیا ہے تو اس کا جنازہ بھی جائز نہیں۔ نہ معلوم یہ حکم کہاں ؟ پھر غیر احمدی کا جنازہ کس طرح پڑھنا جائز ہو سکتا ہے۔　　(انوارِ خلافت صہ ۹۲)

(۹) مرزا کا اپنے فوت شدہ بیٹے سے سلوک ــــــ مرزا محمود اپنے باپ کے متعلق روایت کرتا ہے۔ آپ کا ایک بیٹا فوت ہو گیا۔ جو آپ کی زبانی طور پر تصدیق کرتا تھا۔ جب وہ مرا تو مجھے یاد ہے۔ آپ ٹہلتے جاتے اور فرماتے کہ اس نے کبھی شرارت نہیں کی تھی۔ بلکہ فرمانبردار ہی رہا۔ ایک دفعہ میں بیمار ہوا۔ اور شدت مرض میں مجھے غش آگیا۔ جب مجھے ہوش آیا۔ تو میں نے دیکھا کہ میرے پاس کھڑا نہایت درد سے رو رہا ہے۔ اور یہ بھی فرماتے کہ یہ میری بڑی عزت کرتا تھا۔ لیکن آپ نے اس کا جنازہ نہ پڑھا۔ حالانکہ وہ اتنا فرمانبردار تھا۔ کہ بعض احمدی بھی نہ ہوں گے۔ محمدی بیگم کے متعلق جب جھگڑا ہوا تو اس کی بیوی اور اس کے رشتہ دار بھی ان کے ساتھ شامل ہو گئے۔ حضرت صاحب نے ان کو فرمایا کہ تم اپنی بیوی کو طلاق دے دو۔ اس نے طلاق لکھ کر حضرت صاحب کو بھیج دی۔ باوجود اس کے جب وہ مرا تو آپ نے اس کا جنازہ نہ پڑھا۔　　(انوارِ خلافت صہ ۹۱)

مرزا محمود نے ایک احمدی کے سوال کے جواب میں لکھا۔ غیر احمدی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منکر ہوئے۔ اس لیے ان کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہیے۔ لیکن اگر کسی غیر احمدی کا چھوٹا بچہ مر جائے۔ تو اس کا جنازہ کیوں نہ پڑھا جائے ؟ وہ مسیح علیہ السلام کا منکر نہیں۔ میں یہ سوال کرنے والے سے پوچھتا ہوں کہ اگرچہ درست ہے۔ تو پھر ہندوؤں اور عیسائیوں کے بچوں کا جنازہ کیوں نہیں پڑھا جاتا۔　　(انوارِ خلافت صہ ۹۱)

(۱۰) شعائر اللہ کی ہتک ــــــ خلیفہ قادیان کی شعائر اللہ کی ہتک و بے حرمتی کرتے ہوئے جسارت ملاحظہ کیجیے۔

قادیان تمام بستیوں کی اُمّ (ماں) ہے۔ پس جو قادیان سے تعلق نہیں رکھے گا۔ وہ کاٹا جائے گا۔ تم ڈرو کہ تم میں سے کوئی کاٹا نہ جائے۔ پھر یہ تازہ دودھ کب تک رہے گا۔ آخر ماؤں کا دودھ بھی سوکھ جایا کرتا ہے۔ کیا مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں سے یہ دودھ سوکھ گیا کہ نہیں۔ (حقیقۃ الرؤیا صہ ۴۶)

(۱۱) سالانہ جلسہ دراصل قادیانیوں کا حج ہے خلیفہ قادیان لکھتا ہے۔ ہمارا سالانہ جلسہ ایک قسم کا اعلیٰ حج ہے۔ (الفضل یکم دسمبر ۱۹۳۲ء)

(۱۲) اب حج کا مقام صرف قادیان ہے۔ ہمارا جلسہ بھی حج کی طرح ہے۔ خدا تعالیٰ نے قادیان کو اس کام (حج) کے لیئے مقرر کیا ہے۔ (ملخص از برکاتِ خلافت ص۵)

(۱۳) مخالفین کو موت کے گھاٹ اتارنا ــــــ اب زمانہ بدل گیا ہے۔ دیکھو جو مسیح پہلے آیا تھا۔ اسے دشمنوں نے صلیب پر چڑھایا۔ مگر اب مسیح اس لیئے آیا کہ اپنے مخالفین کو موت کے گھاٹ اتار دے۔ حضرت مسیح موعود نے مجھے یوسف قرار دیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ مجھے یہ نام دینے کی کیا ضرورت تھی۔ یہی کہ پہلے یوسف کی جو ہتک کی گئی ہے، اس کا میرے ذریعے ازالہ کر دیا جائے۔ پس وہ تو ایسا یوسف تھا۔ جسے بھائیوں نے گھر سے نکالا تھا۔ مگر اس یوسف نے اپنے دشمن بھائیوں کو گھر سے نکال دیا۔ پس میرا مقابلہ آسان نہیں (عرفانِ الٰہی ص۹۵-۹۴)

(۱۴) مخالفین کو سولی پر لٹکانا ــــــ خدا تعالیٰ نے مرزا (غلام احمد) کا نام عیسیٰ رکھا ہے۔ تاکہ آپ سے پہلے عیسیٰ کو تو یہودیوں نے سولی پر لٹکایا تھا۔ مگر آپ زمانے کے یہودی صفت لوگوں کو سولی پر لٹکائیں۔ (تقدیر الٰہی ص۲۹)

قارئین محترم : مرزا غلام احمد آنجہانی علیہ ما علیہ، کی تعلیمات، معتقدات، نظریات عقائد، فکر و نظر، دعاوی، بدزبانی، زبان درازی آپ نے ملاحظہ فرمالی۔ آپ ہی فرمائیں کہ ایسا شخص جس کی زبان درازی کے سامنے لکھنؤ کی بھٹیارنیں بھی بوقی، نظر آتی ہوں اسے شائستہ زبان میں کیا کہا جاسکتا ہے؟ مرزا صاحب کی فصاحت لسانی، بلاغت، بیانی کا نمونہ پیش کر دیا گیا ہے۔ کیا انبیاء، اولیاء، صلحاء، اتقیاء، مجددین، محدثین، اور علماء کرام کا یہی انداز گفتگو ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو مشرکوں کے بتوں کو برا بھلا کہنے سے منع فرمایا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری حیات طیبہ میں شدید سے شدید اور سنگین سے سنگین مواقع پر اپنے دشمنوں اور مخالفوں کے بارے میں کوئی ایک ایسا لفظ دکھایا جاسکتا ہے۔ جو ثقاہت، صحت، توازن، اعتدال مجلسی آداب فصاحت و بلاغت اور شائستگی کے معیار پر پورا نہ اُترتا ہو۔ ستم بالائے ستم تو یہ ہے۔ کہ ایک آدمی اپنے کو ماہ کامل کہ دانتا ہے۔ لیکن اس کی زبان درازی، اس کی بے لگامی اس حد تک آگے بڑھ چکی ہے۔ کہ اس کی روشنی میں اسے شائستہ اور شریف آدمی کہنا بھی شرافت اور شائستگی کی توہین کے مترادف ہے۔ انبیاء کی شوکتِ الفاظ اور عظمتِ بیان ہمیشہ

مسلم رہی۔ مرزا غلام احمد دعاوی کے اعتبار سے اپنے کو تمام انبیاء سے افضل ہونے کا مدعی ٹھہراتا ہے۔ لیکن اتنی گندی، اتنی غلیظ، اتنی بدبودار، اتنی متعفن، اتنی سوقیانہ زبان گوئی گندا، چوہڑا چمار بھی استعمال نہیں کرتا۔ جو مرزا صاحب کا سرنامہ حیات ہے۔

یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ مرزا صاحب زبان درازیوں، بدزبانیوں، بے لگامیوں اور سب وشتم کا سہارا لے کر اپنی بدمعاشی اور غنڈہ گردی کا سکہ بٹھانا چاہتے ہیں۔ یا علماء کرام کو اپنی غلاظت اور نجاست کے چھینٹوں سے مرعوب کر کے گالیوں اور بدزبانیوں کی ایک نئی لغات ترتیب دینا چاہتے ہیں۔ مرزا صاحب فکر و نظر۔ تخیل کے اعتبار سے اس قدر تہی دست۔ تہی کیسہ اور تہی دامن ہیں۔ کہ ایک خالی الذہن دانشور جب اس کی سیرت و اعمال، گفتار و کردار، افکار و نظریات، زبان و بیان، اندازِ گفتگو، مقاصدِ زیست اور طریقِ واردات کا مطالعہ کرتا ہے۔ تو پہلے مرزا صاحب کی اخلاق باختگی، انسانی بے مائیگی، علمی بے ضاعتی، دینی تنگدستی اخلاقی کردار کی نایابی اور تہذیبی فقدان پر اسے ترس آتا ہے۔ پھر اس کی بے حیائی زبان درازی اور کمینے انداز گفتگو پر اس کے خلاف شدید نفرت و حقارت پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ اس قماش کے شخص کو انبیاء اولیاء کی صف میں شمار کرنا تو بہت بڑی جسارت ہے۔ اسے شریف آدمی کہنا بھی شرافت اور انسانیت کی توہین ہے۔ مرزا غلام احمد نے انگریز کے اشارہ ابرو سے انگریز کی سلطنت کو مستحکم کرنے اور اس سے اپنے دنیاوی مقاصد کے حصول کے لیئے تدریجاً مختلف روپ دھارے وہ عیسائی مشنریوں کے خلاف مناظر کے روپ میں سامنے آیا۔ پھر مجدد، مسیح موعود کا روپ دھار کر برصغیر پاک وہند کے مسلمانوں کی گمراہی کا سبب بنا۔ آخر میں انگریز سے ملی بھگت کر کے نقب لگائی۔ ختم نبوت کے باب مقفل کو توڑ کر تاج نبوت سر پر رکھا۔ امت مسلمہ کے مسلمہ اساسی عقیدہ کے خلاف بغاوت کر کے اجراء نبوت کا علمبردار بن بیٹھا۔ اس کی گالیوں اخلاق باختگیوں اور گوناگوں معتقدات کا نمونہ پیش کیا جا چکا ہے۔ اس کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے۔ کہ اس نے انگریز کی غلامی کی زنجیروں کو مستحکم اور دراز کرنے کے لیئے قرآن پاک کی مسلمہ تعلیمات جہاد کو منسوخ قرار دیا۔ اس نے مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں کو خشک گردانا مسلمانوں کی قادیانوں سے مناکحت کو حرام قرار دیا۔ مسلمانوں کے معصوم بچوں کے جنازوں میں قادیانیوں کو شرکت سے منع کیا۔ انگریزوں کی حمایت میں پچاس الماریاں کتابیں شائع کیں قادیانیوں کو امت مسلمہ سے ایک الگ امت قرار دیا۔ اپنے مخالفوں کو یہودی۔ ولد الزنا، کنجریوں کی اولاد